رول نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(امیدوار خود پُر کرے)(تعلیمی سیشن 2020-2022 تا 2023-2025)

اردو (لازمی) 224 ۔فرسٹ اینول (انٹرپارٹ۔I) وقت : 2.40 گھنٹے

پرچہ : I (انشائیہ طرز) (پہلا گروپ) کل نمبر : 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے : 8,1,1

اٹھنا وہ جھوم جھوم کے شاخوں کا ، بار بار — بالائے نخل ایک جو بلبل تو گل ، ہزار
خواہاں تھے زیب گلشن زہراؓ جو آب کے — شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 9,1

گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر — مجھ کو وہ میرے نام سے ، پہچان تو گیا
بزمِ عدو میں صورتِ پروانہ دل مرا — گو رشک سے جلا تیرے قربان تو گیا
ہوش وحواس و تاب وتواں ، داغ ! جا چکے — اب ہم بھی جانے والے ہیں، سامان تو گیا

(حصہ دوم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی لکھیے : 10,3,1,1

(الف) ایک نہایت عاجز ومسکین غریب آدمی جو اپنے ساتھیوں کو محنت اور پرہیزگاری اور بےلگاؤ ایمانداری کی نظیر دکھاتا ہے، اس شخص کا اس کے زمانہ میں اور آئندہ زمانے میں اس کے ملک ، اس کی قوم کی بھلائی پر بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کی زندگی کا طریقہ اور چال چلن گو معلوم نہیں ہوتا مگر اور شخصوں کی زندگی میں خفیہ خفیہ پھیل جاتا ہے اور آئندہ کی نسل کے لیے ایک عمدہ نظیر بن جاتا ہے۔

3۔ (ب) کلکتہ کے فساد کے حالات اخبار میں پڑھے تھے آج مزید حالات پڑھے۔ خداتعالیٰ مسلمانوں پر فضل کرے۔ مجھے بھی کلکتہ سے بلاوا آیا تھا اور میں جانے کو قریباً تیار بھی تھا مگر جب مطبوعہ خط کا مضمون والدِ مکرم کو سنایا تو انھوں نے فرمایا کہ حکام غالباً یہ جلسہ بند کر دیں گے۔ بعد میں ایسا ہی ہوا۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھئے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔ : (الف) اوورکوٹ ۔ (ب) اور آنا گھر میں مرغیوں کا ۔ 9,1

5۔ نظیر اکبرآبادی کی نظم '' تسلیم ورضا '' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 5

6۔ دوخواتین کے درمیان ٹیلی ویژن ڈراموں کے معیار پر ہونے والی گفتگو کو مکالماتی انداز میں تحریر کیجیے۔ 10

یا

یوم آزادی کی تقریب کی رُوداد قلمبند کیجیے۔

7۔ کمشنر کے نام پبلک لائبریری کے قیام کے لیے درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے : 8,2

رشوت ہمارے معاشرے کا مہلک مرض ہے۔ یہ سرطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس نے عدل وانصاف کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا ہے۔ جس نے تمام محکموں کو اپاہج بنا کر رکھ دیا ہے۔ بیس کروڑ انسان فائلوں تلے سسک رہے ہیں۔ کمیشن جیسی اصطلاح نے رشوت کو ایسا لبادہ اوڑھا دیا ہے کہ لوگ اسے اپنا حق سمجھ کر وصول کر رہے ہیں۔ ''رشوت'' راتوں رات امیر بننے کی حسرت کا نتیجہ ہے۔ یہ مقابلے کا دور ہے اور یہ مقابلہ، مال ودولت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مقابلہ ہے۔ رشوت کے راستے اس دوڑ میں آگے بڑھنے کا نتیجہ دنیا میں معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی تباہی اور آخرت میں دوزخ کا ایندھن بننے کے سوا کچھ نہیں۔